نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دوبار

نمبر ۷ جلد ۹

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے ایڈیٹر:- قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ سالانہ دو روپیہ فی پرچہ ۲

۱۵ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء — ۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۳ ہجری

فہرست مضامین

عذاب اور ابتلاء میں فرق ...	۳/۷	والدہ مولوی فاضل محمد اعظم صاحب بوتالوی
درس القرآن	۷/۱۳	محترمہ آمنہ خاتون (مولوی)
دمہ کے مجرب نسخے ...	۱۳	لیاقت زمانی بیگم صاحبہ
اسلامی تاریخ کا ایک صفحہ ..	۱۴/۱۶	ماخوذ
متفرقات	۱۶/۱۷	"
وصیتیں	۱۷/۱۹	×

خدمتِ دین کا وقت

۱
لو۔ بُوا اُٹھو اَب کام کریں
ہر بَیری کو ناکام کریں
لو۔ بُوا اُٹھو اب کام کریں
اَب سارے عیش حرام کریں
اَور سارے جگ کو رام کریں
اَور سارے جگ کو رام کریں

۲
اَب چھوڑو بھولی باتوں کو
اِسلام پہ ہے افتاد پڑی
لو۔ بُوا اُٹھو اب کام کریں
اَب تاکو عدو کی گھاتوں کو
سب جاگو پچھلی راتوں کو
اَور سارے جگ کو رام کریں

۳
جو سووے ہے سو کھووے ہی
جو جاگے ہے سو پاوے ہے
لو۔ بُوا اُٹھو اب کام کریں
جو کھووے ہے سو رووے ہے
جو پاوے سو خوش ہووے ہے
اَور سارے جگ کو رام کریں

۴
کیا حضرت جی نے فرمایا؟
مِصباح سندیسہ کیا لایا؟
لو۔ بُوا اُٹھو اب کام کریں
کیوں؟ آپ نے بھی کچھ سُن پایا؟
کیوں جیوڑا میرا اتڑ پایا؟
اَور سارے جگ کو رام کریں

۵
ہیتم کے دوارے جائیں ہم
لو مُرلی باجی موہن کی!
لو۔ بُوا اُٹھو اب کام کریں
اَور پریت کے گیت سُنائیں ہم
اَب پریت کی ریت دِکھائیں ہم
اَور سارے جگ کو رام کریں

۶
اَب اپنے خرچ گھٹائیں ہم
اَب موٹا جھوٹا پہنیں ہم
لو۔ بُوا اُٹھو اب کام کریں
اَور اپنے مال بڑھائیں ہم
اَور رُوکھا سُوکھا کھائیں ہم
اَور سارے جگ کو رام کریں

۷
جو دَولت ہو۔ اللہ کو دیں
جو وقت ملے۔ اللہ کو دیں
لو۔ بُوا اُٹھو اب کام کریں
جو عزت ہو۔ اللہ کو دیں
جو راحت ہو۔ اللہ کو دیں
اَور سارے جگ کو رام کریں

۸
خوشیوں کی راتیں آئیں گی!
پر بھول نہ جانا۔ یاد رہے
لو۔ بُوا اُٹھو اب کام کریں
پھل محنت کا ہم پائیں گی!
جب کر کے کچھ دِکھلائیں گی
اَور سارے جگ کو رام کریں

(بشیر احمد عفی اللہ عنہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۳۵ء

عذاب اور ابتلا میں فرق

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ

بیشتر اس کے کہ میں اصل موضوع کو شروع کروں۔ ضروری ہے۔ کہ ان دونوں لفظوں کی تشریح کردی جاوے۔ تا حقیقت موضوع کا کوئی پہلو قارئین کرام پر راقمہ کی طرف سے حتی الوسع کسی پردۂ اخفا میں نہ رہ جائے۔

ابتلاء۔ اُس معاملہ کو کہا جاتا ہے۔ جو کسی انسان سے بطور امتحان اُس کے ایمان کی پختگی کو پرکھنے کے لئے کیا جائے۔

عذاب۔ اُس سزا کو کہا جاتا ہے۔ جو کسی انسان کو خدا تعالےٰ اپنی حجت کامل کر کے اُسکی بڑھتی ہوئی گمراہی کو روکنے کے لئے دیتا ہے۔ جسکے بعد وہ شخص یا اس کی حالت دنیا کے لئے ہمیشہ ہمیش کے لئے ایک عبرتناک نشان بنجاتی ہے۔

بیشک بصورت ظاہرہ عذاب اور ابتلاء دونوں ایک ہی شکل میں متشکل ہوا کرتے ہیں۔ اور ایک ہی صورت میں انسان کی شامت اعمال ہوکر اُس کو موردِ عتاب بناتے ہیں۔ لیکن کیا ہی روشن دماغ وہ شخص ہے۔ جو دونوں کو ایک لباس میں لپٹے ہوئے دیکھکر اپنی عقل رسا سے کام لے۔ اور دونوں کا تغائر آگ و پانی کی طرح ثابت کردے۔ واقعی بوجہ اُن کے اتحاد شکل کے ایک انجام ناشناس دونوں کو تمیز نہیں کرسکتا۔ جبتک کہ دیدۂ بصارت اُسے رُوحانی روشنی عطا نہ کریں۔ لہذا مبارک ہے۔ وہ جو آثار دیکھکر فائدہ اٹھائے۔ اور دُور اندیش ہے وُہ جو آغاز و انتہا کا مطالعہ رُوحانی بینائی سے کرے۔ ہو نہیں سکتا۔ کہ وہ دلیں خالق حقیقی کی سچی تڑپ رکھتا ہو۔ اور عشق مولا کا وہ حقیقی متوالا ہو۔ اور خدا اُسے کج روی میں سرگردان کر کے ہلاک کردے۔

ان چند تمہیدی سطور کے بعد میں اپنی معزز بہنوں کی خدمت میں اُن معیاروں کو لباس تحریر پہنا کر سامنے لانا چاہتی ہوں۔ جو ان دونوں میں مابہ الامتیاز فرق کر کے ان دونوں کی کامل تصویر حقیقت کے آئینے میں لا کھینچیں۔

پہلا معیار۔ ان دونوں کے فرق کے لئے تجربہ ہمارے سامنے ایک بہت بھاری شہادتِ عامہ پیش کرتا ہے کہ ان دونوں کے انجام میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ اوراقِ تاریخ بھی ہمیشہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان کرتے رہے ہیں۔ کہ عذاب کا انجام اور نتیجہ جس شخص پر یا جس جگہ آیا اُسے ہلاک و تباہ کر کے چھوڑ گیا۔ لیکن اس کے بالمقابل ابتلا میں وہ بربادی اور تباہی کبھی رونما نہیں ہوئی جس کا مشاہدہ عذاب میں کیا جاتا ہے۔ بیشک مقابلہ کر کے اب بھی دیکھ لیا جائے۔ کہ عذاب رسیدہ شخص یا مقام نقصان میں زیادتی کرتے ہوئے اپنی تر و تازگی کو مٹا کر صفحہ ہستی پر ہر دیکھنے والے کے لئے باعث سبق ہو جاتا اور اپنی خوفناک تباہی سے اعلان کر رہا ہوتا ہے کہ اے دیکھنے والو! من نکردم شما حذر بکنید لیکن ابتلا کا انجام ہمیشہ نفع مند اور بہتر ثابت ہوتا ہے۔ جو اس کے لئے محض اُس کے ہوشیار کرنے کے لئے اور اُس کی ہمت کو بیدار کرنے کے لئے ایک الارم ہوتا ہے +

دُوسرا معیار:۔ ان دونوں میں انسان کو امتیاز سکھانیوالا معیار انسان کا اپنا قلب روشن ہے۔ جو اُسے ہر وقت ہر اچھی اور بری بات سے آگاہ کرتا رہتا ہے۔ وُہ بوقتِ نزول ابتلا یا عذاب انسان کے رُوح قلب پر فوراً واضح کر دیتا ہے جس شخص پر عذاب نازل ہوتا ہے اُس کا دل سخت مایوسی کے گرداب میں پھنسا ہوا ہوتا ہے۔ اور امید کا ہر ایک در اُسے بند دکھائی دیتا ہے! اور آخر ایک غیر مختتم ہونیوالی گھبراہٹ کے صحرا میں اُسے وُہ سرگردان ڈال دیتا ہے۔ جس سے وہ اکثر اوقات ہلاکت کے گھاٹ کی طرف مائل ہو کر اپنی عزیز جان کو بالکل کھو دیتا ہے ؛

لیکن جس شخص کو خدا تعالےٰ بطور امتحان تکلیف دیتا ہے۔ اُسکے دل میں ایک نورانی شعاع نرالی شان میں درخشاں ہو رہی ہوتی ہے۔ اور اسپر ایک عجیب عالمِ کیف طاری ہوتا ہے۔ بیشک وہ بصورت ظاہرہ آنسو بھی بہاتا ہے اور روتا ہے۔ لیکن خیال رہے۔ کہ یہ یاس کے آنسو نہیں امید کے ہوتے ہیں۔ اور یہ اس کو ناامیدی کا نقشہ دینے والے نہیں۔ بلکہ وہ عشق مولیٰ میں گداز ہونیوالے اور محبت سے پگھلنے والے دل کے چشمہ سے بہہ رہے ہوتے ہیں؛ وُہ درد بھرے آنسو وہ عرش معلےٰ کو ہلا دینے والے آنکھوں کے موتی۔ وُہ بارگاہِ عالی میں آنا فانا پہنچنے والے تیر۔ وُہ لذت بھری لطف آمیز تسکین وُہ درِ رحمت کا امیدوار چہرہ نہیں وُہ مجسم عشق ہو جانیوالا چہرہ لا تقنطوا کی عملی تفسیر کر رہا ہوتا ہے، تو دُوسرا معیار انسان کی اپنی کیفیت قلب ہے نکلا جو اُسے ہر ایک بات کی اچھائی و برائی سے فوراً آگاہ کر دیتا ہے ؛

تیسرا معیار:۔ تیسرا ان دونوں کو میسر کرنے والا معیار انسان کا ایک فطرتی تقاضا ہے۔ یعنی ہر شخص بوقت تکلیف پوری کوشش کرتا ہے کہ جس طرح بھی ہو وُہ اس سے فوراً کافور کی جاوے۔ جس میں کہ وُہ اپنی انتہائی طاقت سے کوشاں ہو جاتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ ضروری ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک میں مبتلا ہونے والا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شخص بھی کوشش کرے۔ پس اسی طریق رہائی کی کوشش سے دونوں میں ایک بیّن فرق نکل آویگا ؛

کیونکہ عذاب کو دُور کرنے والا ہمیشہ اُن حیلوں اور اُن اسباب سے کام لیگا۔ جو اُسے درِ مولیٰ کے قریب کرنے کی بجائے اَور بھی دُور کردیں۔ اور وُہ زیادہ تکلیف کا نشانہ بنتا چلا جاوے گا ؛

لیکن وُہ شخص جو رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا۔ شروع کرکے اس ابتلا کو اپنے سے دور کرنے کی کوشش کرے گا۔ وُہ جتنا کوشش میں بڑھیگا اتنا ہی آرام اور سُکھ میں ترقی کرتا چلا جاویگا۔ بلکہ اُس کی ابتلا کی پہلی گھڑی سے ہی اُسے ایک عجیب لذّت محسوس ہونی شروع ہو جاوے گی۔ اور اُس کا صحیح رہنمائی کرنیوالا فہم فوراً رہنمائی کی باگ اپنے ہاتھ میں لیکر اُن کے لئے بصارت رُوحانی کے در کھول دیگا۔ جسکی وجہ سے وُہ مشتعل قلب لیکر صراط مستقیم کی طرف گامزن ہوتے .... ہوئے اپنے مامن تک آرام سے پہنچ جاتا ہی ؛

لیکن عذاب والے کی آنکھیں بوقت عذاب فوراً اندھی ہو جاتی ہیں۔ اور اگر وُہ بالفرض سیدھا راستہ دیکھ بھی لے پھر بھی وُہ چلنے کی توفیق حاصل نہیں کرسکتا۔ تو تیسرا معیار انسان کا ایک فطرتی تقاضا نکلا۔ جو فطرتی طور پہ بھی اُسے فرق بتلاتا ہے ؛

چوتھا معیار:۔ چوتھا معیار کہ جس سے یہ دونوں الگ الگ ہوجاتے ہیں وُہ انسان کا اپنا احساس ہے۔ جو ان دونوں محسوس ہونے والی چیزوں کو بیّن طور پہ الگ الگ کر دیتا ہے۔ کیونکہ مشاہدۂ عام کی مسلمہ شہادت ہے۔ کہ ابتلا میں انسان کو احساس تکلیف کم ہوتا ہے۔ کیونکہ جب اُس پہ ابتلا آتا ہے۔ تو وہ فوراً ساتھ ہی یہ امید بھی لگا لیتا ہے۔ کہ یہ میرا امتحان کا پرچہ صبر کے نمبروں سے دیکھا جاوے گا۔ اور یہ ابتلا ضروری ہے۔ کہ اپنے پیچھے خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور ایک نعمتِ غیر مترقبہ کا خزینہ جو میرے کامیاب ہونے پر ملیگا مخفی رکھتا ہے۔ جس سے اُسکو ہر ایک تکلیف ایک معمولی سے خراش کی طرح نظر آتی ہے۔ اور وہ بڑے بڑے دُکھ کو اپنی صبر و استقلال والی آنکھوں میں حقیر کرتا چلا جاتا ہے۔ اگر اس کی روشن مثال ڈھونڈنی ہو۔ تو صحابہ کرام کی بےنظیر اَور پاکیزہ زندگیاں نہائت اعلیٰ مثال ہیں۔ کہ جان جارہی ہے۔ لیکن تکلیف کی پرواہ تک نہیں۔ بلکہ اس درد کو درد بھری لذّت محسوس کرکے لطف اٹھایا جارہا ہے۔ تن پر کپڑا نہیں لیکن الفتِ مولیٰ میں مست ہیں۔ اَور ساری دنیا سے غنا کا اظہار ہورہا ہے۔ واقعی شانِ خدائی کا صحیح فوٹو آنحضرت صلعم اور آپؐ کے صحابہؓ کی ستھری زندگیاں ہیں ؛

لیکن عذاب کا معاملہ بالکل اسکے برعکس ہوتا ہے۔ وُہ بجائے لذّت محسوس کرنے کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سخت تکلیف میں ...... ہوتا ہے۔ اور رقتِ الٰہی اُس میں نام کو پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ سنگدلی میں انتہا کو پہنچکر آخر کار خدا کی محبت کو جذب کرنیسے بالکل عاجز و قاصر رہ جاتا ہے۔ تو چوتھا معیار انسان کی قوت محسوسہ خود اس کے لئے ایک کسوٹی پیش کرتی ہے ؛

پانچواں معیار:۔ ان دونوں کو تمیز کر دینے کے لئے ان کے تاثرات ہیں۔ جن کا مدارج کے لحاظ سے دل پر اثر ہوتا ہے۔ اور ہر وہ شخص جوان کو ذرا بھی غور سے مطالعہ کریگا۔ فوراً معلوم کر لیگا۔ کہ ابتلاء درحقیقت ابتلاء نہیں اور نہ اُس کی تکلیف دراصل کوئی تکلیف ہے۔ بلکہ وہ رُوحانیت کے در کھولنے کی ایک کُنجی ہے۔ اور ترقی کا ایک زینہ ہے۔ لیکن پھول توڑنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ کانٹے پر بھی ہاتھ لگے۔ بلکہ قدرتی طور پر ہر شاخ کا ملاحظہ کیا جاوے۔ تو کانٹا پہلے ہوتا ہے۔ اور پھول بعد میں ہوتا ہے۔ اسی طرح ہو نہیں سکتا۔ کہ ایک شخص بغیر تکلیف کے ایک نعمت حاصل کر لے۔ اور پھر اتنی بڑی نعمت رُوحانی جو کہ ہر ایک کی مآلِ حیات ہے۔ بغیر مشقت کے حاصل ہو جاوے۔ پس ابتلاء میں انسان رُوحانیت کے مدارج میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اور سرمایۂ تقویٰ کو زیادہ کرتا ہے۔ لیکن عذاب میں ایمانی قوت کو زیادہ کرنا تو درکنار پہلی جو رہی سہی ہوتی ہے۔ اس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اور خدا کی رحمت سے بکلی دُور ہو جاتا ہے۔ تو پانچواں معیار مدارج رُوحانی کے بڑھنے اور گھٹنے کی نسبت سے اُس کا فرق معلوم ہونا نکلا ؛

چھٹا معیار:۔ پہلے مندرجہ بالا پانچوں معیاروں کا خلاصہ اور نتیجہ ہے۔ یعنی ابتلاء مومن کی نشانی ہے۔ اور عذاب کافر کی۔ مومن کو ابتلاء میں اسلئے ڈالا جاتا ہے۔ کہ سونا جتنی بار بھی کٹھالی میں ڈالا جاوے اُس کی قیمت زیادہ ہوتی چلی جاتی ہے۔ اسی طرح مومن جتنا بھی ابتلاؤں سے گذرتا چلا جاوے اُس کی قوت ایمانی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اسلئے الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر کے ماتحت ضروری ہے کہ مومن آزمایا جاوے۔ بلکہ مومن کا دُنیا میں طرۂ امتیاز ہی یہی ہے۔ کہ خدا اُس کو آزماتا ہے۔ تا اُسے رُوحانی فیوض کی بارش سے سیراب کرے ؛

پس ان تمام معیاروں سے نتیجہ نکلا کہ ابتلا ایک ایسی کسوٹی ہے جو مومن اور کافر کھرے اور کھوٹے۔ خالص اور ناخالص کا عجیب امتحان ہے۔ جو نیک اور بد کو بکمال صفائی الگ الگ کر دیتی ہے۔ اور ایک ایسا میزان ہے۔ کہ جس سے ہر ایک کے ایمانی کا صحیح اندازہ لگ جاتا ہے ؛

ضروری ہے۔ کہ ہر بلندی کا طالب مشقت کی گھاٹی کو عبور کرے۔ اور ہر ایک تکلیف کو ابتلا سمجھکر مشیت ایزدی کے ماتحت ٹال دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تا وہ ابتلاء اُس کی سرکشی کیوجہ سے خدا کے غضب کو بھڑکا کر عذاب کے رنگ میں تبدیل نہ ہو۔ وہ اُسے ابتلاء سمجھکر درس عبرت حاصل کرتا جائے۔ اور خیال کرے۔ کہ مَیں ایک بلندی کے زینہ پر چڑھ رہا ہوں۔ اور میرے لئے واجبی ہے۔ کہ جبتک مَیں اس کٹھن منزل کو طے نہ کرونگا۔ راحت کے چمن میں آرام کا آشیانہ بنانا میرے لئے مشکل ہے۔ کیونکہ ہر ایک کو اس کی محنت کا ثمرہ اس کی مشقت سے تول کر دیا جاتا ہے۔ کیا ہی ایک شاعر نے اس جگہ شعر کہا ہے ؎

بقدر الکدّ تعطی ما تروم

فمن رام المنیٰ لیلا یقوم

کہ اے نادان انسان خیال رکھ اگر تُو عُلا کا طالب ہے۔ تو شب بیدار ہو جا۔ کیا تو خواب خرگوش میں ہو کر گوہر شرف کی امید رکھتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اس اُمّید موہومہ کو دل سے نکال دے اور یاد رکھ جبتک تیرا مصائب کی دشوار گذار گھاٹیوں سے گذر نہ ہوگا۔ کامیابی کو عنقا خیال کر۔ اسلئے ابتلاء انسان کیلئے نہایت ضروری چیز ہے۔ لیکن ہم خدا تعالےٰ سے دست بدعا ہیں۔ کہ اے اللہ بیشک ابتلا ایک ضروری چیز ہے۔ لیکن تُو ہماری عاجزی کو دیکھ اور رحم کر۔ ہم ناچیز ہستیاں تیرے امتحان کی طاقت نہیں رکھتیں اسلئے تُو خود ہی اپنے فضلوں سے ہمیں محفوظ رکھ اور ۔۔۔۔ آفات سے بچا۔ واعف عنا و اغفر لنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا علی القوم الکافرین ؕ راقم

درس القرآن

(فرمودہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ العزیز ۱۹ جنوری ۳۵ء)

(سورۃ الصف پہلا رکوع)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ مَیں اللہ تعالےٰ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں جو بے انتہا کرم کرنیوالا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ۚ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۔

ہر چیز جو آسمان اور زمین میں ہے اُس کی پاکیزگی بیان کرتی ہے۔ اور وہ غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ۔ اے مومنو! تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو تم کر نہیں سکتے۔ تم باقی کمزوریوں کیساتھ جھوٹے دعوے کرکے جھوٹ کو بھی شامل کر لیتے ہو۔

حضرت موسےٰ ؑ کی قوم نے اسی طرح کے وعدوں کیوجہ سے آپکو تکلیف پہنچائی تھی جبکہ وہ پہلے کہتے تھے۔ ہم یہ کچھ کریں گے۔ مگر جب حقیقی قربانی کا وقت آیا۔ تو کہنے لگے۔ اِذۡہَبۡ اَنۡتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا ہٰہُنَا قٰعِدُوۡنَ ۔ اس سورۃ کی تمام آیتیں مسیح موعود ؑ کے متعلق ہیں۔ اور اسکے اگلی سورۃ جمعہ ہے۔

اصل قربانی اپنے نفس اور آرام کی ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مالی قربانی تو ایک ادنےٰ سی چیز ہے۔ مکان کے ایک حصہ کی درستی کس کام کی جب تک کہ تمام مکان کو مکمل نہ کیا جائے۔ جو لوگ صرف منہ سے دعوےٰ کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ اس سے تو بہتر ہے کہ وہ قربانی سے صاف جواب ہی دیدیں۔

کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۔ بہت بڑی ناراضگی کا موجب ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کہ تم ایسی باتیں کہو جو تم کر نہیں سکتے۔ مَقْتًا۔ ناراضگی۔ ناپسندیدگی۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّہُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۔ یقیناً اللہ تعالےٰ محبت کرتا ہے۔ اُن لوگوں سے جو اُس کی راہ میں لڑتے ہیں۔ اس طرح صف باندھ کر گویا کہ وہ سیسہ سے مضبوط کی ہوئی دیوار ہیں۔ بُنْیَانٌ۔ مضبوط عمارت۔ مَرْصُوْصٌ۔ پگھلا ہوا سیسہ۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ ۔ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوْبَہُمْ ۔ وَاللّٰہُ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۔ اور جب حضرت موسےٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم تم مجھے کیوں دُکھ دیتے ہو۔ اور ضرور تم جانتے ہو۔ کہ میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ پس جب انہوں نے کجی اختیار کی اللہ تعالےٰ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا۔ اور اللہ بدعہد لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗۤ اَحْمَدُ ۔ فَلَمَّا جَآءَہُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا ہٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۔ اور جب عیسےٰ ابن مریمؑ نے کہا اے بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ تمہاری طرف پورا کرنیوالا ہوں۔ اُسکو جو میرے سامنے ہے تورات سے اور بشارت دیتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا۔ اس کا نام احمدؐ ہے۔ پس جب وہ رسول اُن کے پاس آیا۔ بیّن دلیلوں کو لیکر۔ تو کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے۔

اِسْمُہٗۤ اَحْمَدُ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ کے لئے ہے۔ آپ کے نام کے ساتھ غلام کا لفظ پہلے خاندان کے ناموں کیوجہ سے دہرایا گیا تھا۔ جیسے غلام مرتضیٰ آپ کے والد صاحب کا نام تھا اور غلام قادر آپ کے بھائی کا نام۔ اسی طرح اور نام بھی تھے۔ ورنہ اصل نام آپ کا احمدؑ ہی ہے۔ آپکے والد صاحب نے آپ کے نام پر ایک گاؤں کا نام احمد آباد رکھا ہوا ہے اور دوسرے کا نام قادر آباد۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ کا نام جو آپ کے والدین نے رکھا تھا محمدؐ ہی ہے (صلے اللہ علیہ وسلم) اور یہی نام آپ کا قرآن شریف میں بھی آیا ہے۔ احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا صفاتی نام ہے۔ جیسے آپ کے اور بھی بہت سے صفاتی نام ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے کئی دفعہ اپنا نام صرف احمدؐ لکھا ہے ؛

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (یہ آیت مسیح موعودؑ کے حق میں نہایت قوی ہے) اور کون اس شخص سے زیادہ ظالم ہو سکتا ہے۔ جو کہ اللہ تعالےٰ پر جھوٹ باندھے اس حال میں کہ اس کو اسلام کی طرف بلایا جاتا ہو۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ واقعہ اسلام کے دنیا میں آجانے کے بعد ہوگا۔ یعنی یہ آیت اوّلاً رسول کریمؐ پر چسپاں نہیں ہوتی بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کے لئے ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو کوئی یہ نہیں کہتا تھا۔ کہ آؤ اور اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ تو یہ آیت صرف ایسے شخص پر چسپاں ہو سکتی ہے۔ جو پہلے سے اسلام میں ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ کو آپ کے مخالفین کہتے تھے۔ کہ آپ کافر ہو گئے ہیں۔ (نعوذ باللہ) اسلئے اسلام میں داخل ہونے کے لئے کہتے تھے ؛

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ یہ دوسری دلیل حضرت مسیح موعودؑ کے لئے ہے۔ کیونکہ رسول کریمؐ کے وقت میں کفار آپؐ کو تلوار کے ذریعہ مٹانا چاہتے تھے۔ مگر اس زمانہ میں تلوار چلانے کی اجازت نہیں۔ اور مسیح کے مخالفین آپکو جھوٹی دلیلوں سے مٹانا چاہتے ہیں۔ یعنی مخالفین اُس زمانہ میں کوشش کریں گے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھائیں مگر اللہ تعالیٰ تو اپنے نور کو پورا کرکے رہیگا۔ اگرچہ انکار کرنے والے ناخوش ہی ہوں ؛

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ یہ آیت قرآن کریم میں تین جگہ آتی ہے۔ اور جہاں بھی آتی ہے مسیح موعودؑ اور آپؑ کے زمانے کے لئے ہے ؛

(۲)

(الصّف دوسرا رکوع) فرمودہ ۲ فروری ۱۹۳۵ء

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

اے مومنو! کیا میں تم کو خبر دوں ایسی تجارت کی جو تم کو دردناک عذاب سے نجات دے ؛

عربی میں جس لفظ سے پہلے الف لام آئے اُسکے ساتھ پہلا حرف مل جایا کرتا ہے۔ اگر الَّذِيْنَ ہوگا۔ تو بِ الَّذِيْنَ کی بجائے بِالَّذِيْنَ ہوگا۔ اسی طرح کَالَّذِيْنَ ہوگا۔ اور بِسْمِ اللّٰهِ بِاسْمِ اللّٰهِ کی بجائے آتا ہے ؛

مخاطب یا ندا کے لئے یا کا لفظ آتا ہے۔ تو یہ قاعدہ ہے۔ کہ حرف ندا کو الف کے ساتھ نہیں ملایا جاتا۔ اسلئے یا الَّذِيْنَ کی بجائے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو گا۔ مگر یہ قاعدہ اللہ تعالیٰ کے نام کیساتھ حرف ندا میں استعمال نہیں ہوتا۔ بلکہ یَا اَللّٰہ ہی آئے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا نام اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔

دَلَّ کسی کو کسی چیز کی طرف لے گیا۔ یا اسکی خبر دی اس کا پتہ بتایا۔ دلیل کا لفظ بھی اسی سے نکلا ہے۔

اَدُلُّکُمْ۔ میں تم کو پتہ بتاؤں گا؟

اَلَمْ۔ دکھ۔ تکلیف۔ اَلِیْم۔ بہت دکھ دینے والا؛

جس تجارت کا تم کو اللہ تعالیٰ نے پتہ بتانا ہے وہ یہ ہے:۔ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ کہ تم ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اسکے رسول پر اور تم جہاد کرو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ۔ بظاہر تو یہ جان اور مال کا خرچ کرنا مشکل اور بڑی بات معلوم ہوتی ہے مگر ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ درحقیقت اگر تم جانتے تو یہ ہی سب سے بہتر بات ہے؛

جن دو چیزوں کے لئے انسان دنیا میں کماتا اور محنت کرتا ہے۔ وہی دونوں چیزیں خدا تعالیٰ کی راہ میں مانگی گئی ہیں۔ یعنی جان اور مال۔ جہالت کی وجہ سے انسان یہ خیال کرتا ہے۔ کہ مال اس کے کام آئیگا۔ اور اسکے لئے آرام کا باعث ہوگا۔ اسکے ذریعہ وہ اچھے مکان بنوا سکے گا۔ اعلیٰ لباس خرید سکے گا۔ اور اعلیٰ کھانے کھا سکے گا۔ لیکن اکثر دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ یہ مال ہی بعض دفعہ انسان کی ہلاکت کا موجب بن جاتا ہے۔ مثلاً مال کی وجہ سے ہی بعض دفعہ ایک مالدار کو ڈاکو قتل کر جاتے ہیں؛

ہندوستان میں ایک ریاست ہے۔ وہاں پر کئی نسلوں سے یہ وہم چلا آتا ہے کہ اس ریاست کا حکمران چھت کے نیچے زندہ نہیں رہ سکتا چنانچہ وہ خیموں میں رہتے ہیں۔ اس خوف سے کہ اگر چھت کے نیچے گئے تو چھت اوپر گر جائے گی۔ تو ایسے لوگوں کو اپنے عالیشان محلات سے اُن کو کیا فائدہ اس طرح سے بعض دفعہ عمدہ عمدہ کھانے کھانے سے معدے کا سرطان ہو جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ اعلیٰ سے اعلیٰ لباس پہننے والوں کو کوڑھ ہو جاتا ہے۔ تو یہی مال جس کے لئے آدمی رات دن محنت اور کوشش کرتا ہے۔ ان حالات میں اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاتا ہے؛

اکثر لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے اتنے سو روپیہ خدا کی راہ میں دیا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے حضور تو جہاد کی قیمت ہوتی ہے۔ نہ کہ مال اور روپے کی۔ مثلاً ایک کروڑپتی یا لاکھ پتی نے دو تین ہزار یا دو تین روپیہ دیا۔ تو یہ کوئی قربانی اور جہاد نہیں۔ جہاد تو یہ ہے۔ کہ ایک مفلس آدمی کے پاس دس روپے ہیں اور اس نے دسوں ہی خدا کی راہ میں دیدئے۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ پہلے تین سو دینے والے کی بجائے اس دس دینے والے کی ہی قدر و قیمت ہوگی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی مالی جہاد کی ایک یہ مثال ہے ا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دفعہ آپ کو جہاد کے لئے مال کی ضرورت تھی حضرت عمرؓ اپنے گھر میں گئے اور اپنے تمام مال کا نصف حصہ لے آئے۔ اور دل میں خیال کرتے تھے۔ کہ آج میں ضرور ابو بکرؓ سے بڑھ جاؤں گا۔ جب آپؓ آنحضرتؐ کے پاس پہنچے تو ابو بکرؓ وہاں پہلے موجود تھے۔ جو کہ اپنا سارے کا سارا مال لے آئے تھے۔ رسول کریم آپؐ سے دریافت فرما رہے تھے۔ کہ ابو بکرؓ گھر میں کیا چھوڑ آئے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ گھر میں صرف خدا اور اُسکے رسول کا نام چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں دل میں سخت شرمندہ ہوا۔ کہ میں کبھی ابو بکرؓ سے نہیں بڑھ سکتا:

اسلام میں تو یہ سوال ہوتا ہے کہ فلاں شخص نے کتنا حصہ دیا۔ نہ یہ کہ اُس نے کتنا مال دیا۔

جانوں کے جہاد کے بارے میں آجکل کئی مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ ہر ایک غیر مذہب والے کو قتل کرنا اور مارنا جائز ہے۔ مگر یہ عقیدہ دراصل اسلام کے حکم کے خلاف ہے۔ کیونکہ سراسر ظلم ہے کہ کسی کو گھر جاکر بلا وجہ مار دیا جائے۔ اور اسلام تو ظلم سے منع کرتا ہے۔ البتہ اسلام کا یہ حکم ہے۔ کہ اگر کوئی تم کو قتل کرنے یا مارنے کے لئے ہاتھ اُٹھائے تو اپنی حفاظت کے لئے تم اُس سے لڑو۔

احمدیوں کا یہی عقیدہ ہے۔ کسی غیر مسلم کو مارنا اور قتل کرنا جائز نہیں۔ ہاں دفاعی صورت میں جب بچاؤ کی کوئی اور سبیل نہ رہے۔ مقابلہ کرنیکی اجازت ہے۔ اور یہ گورنمنٹ کے قانون کے بھی خلاف نہیں:

اسی عقیدہ کی بنا پر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کئے گئے تھے۔ ورنہ آپ بادشاہ افغانستان کے مقربین میں سے تھے۔ حتےٰ کہ آپنے اُس بادشاہ کے سر پر تاج رکھا تھا:

کسی نے بادشاہ کو بتایا کہ یہ جہاد کے قائل نہیں۔ اسپر بادشاہ کو خطرہ ہوگیا۔ کہ اس کی تعلیم کی وجہ سے کہیں لوگوں کے دل جہاد سے ہٹ نہ جائیں۔ اسنے مفتی سے فتویٰ پوچھا تو اسنے یہ فتویٰ دیا کہ ان کی سزا سنگساری ہے۔ چنانچہ آپکو پتھروں سے سنگسار کیا گیا۔ یہانتک کہ آپ پر پتھروں کا اونچا ڈھیر لگ گیا۔ ان پتھر مارنے والوں میں سے آج کئی احمدی ہیں۔ وُہ کہتے ہیں۔ کہ جبتک آپ کا جسم پتھروں کے نیچے نہ چھپ گیا آپ اُن پتھر مارنے والوں کے لئے ہاتھ اُٹھاکر دُعا کرتے رہے:

یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ اللہ تعالےٰ تمہارے گناہ بخش دیگا۔ اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کریگا۔ جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ اور پاکیزہ جگہیں ہونگی ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں۔ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ عدنٍ۔ ہمیشہ رہنے والے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصل سوال تو یہ ہے۔ کہ آیا مرنے کے بعد انسان دوبارہ زندہ ہوگا یا نہیں۔ ورنہ مال تو اللہ تعالے اور بھی بہت دے سکتا ہے۔ اگر تم اُس ابدی زندگی کے لئے کچھ مال اور اپنی یہ فانی زندگی قربان کردو تو یہ کونسی بڑی بات ہے ؛

وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور ایک دُوسری چیز ہے جس کے لئے مومن زندہ رہتا ہے۔ اور وُہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہے۔ اور کامیابی بھی قریب۔ اور اس کی مومنوں کو بشارت دے ؛

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظَاهِرِيْنَ ۝ اے مومنو! اللہ تعالے کے مددگار بن جاؤ۔ جیسا کہ حضرت عیسےٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر میرا کون مددگار ہوگا ؛ حواریوں نے کہا ہم ہوں گے انصار اللہ پس بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لے آیا۔ اور دُوسرے ایک گروہ نے انکار کر دیا۔ اور ہم نے مومنوں کی مدد کی ان کے دشمنوں کے خلاف اور وُہ اُن پر غالب ہوگئے ؛

اَنْصَارُ اللّٰهِ۔ آدمی اللہ تعالیٰ کی کیا مدد کر سکتا ہے۔ بلکہ اُس بات کی مدد مراد ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آئے ؛

حَوَارِيّ۔ دھوبی۔ انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ وُہ لوگ معمولی قوموں کے تھے۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ وُہ لوگوں کے گناہ دھوتے تھے۔ اس لئے اُن کو حواری کہا جاتا تھا۔

یہ آیت بھی ظاہر کر رہی ہے۔ کہ یہ سُورۃ مسیح موعودؑ کے لئے ہے۔ کیونکہ جس طرح حضرت عیسےٰؑ کے وقت میں غیر قوم کی حکومت تھی اور کسی کو مارنا جائز نہیں تھا۔ یہی حال آجکل مسیح موعودؑ کے زمانے میں ہے۔

اِس زمانے میں اور حضرت عیسےٰؑ کے زمانے میں یہ فرق ہے۔ اُسوقت سفر کرنا سخت مشکل تھا۔ ایک جگہ سے دُوسری جگہ خط و کتابت بھی نہیں ہوسکتی تھی۔ اُسوقت جو لوگ دُوسرے ممالک میں تبلیغ کرنے کے لئے جاتے تھے۔ اُن کو یہ بھی معلوم نہیں ہوسکتا تھا۔ کہ آیا اُن کے بیوی بچے پیچھے زندہ ہیں یا نہیں مگر وُہ خدا کی خاطر یہ سب تکلیفیں برداشت کرتے تبلیغ کے لئے جاتے تھے ؛

لیکن آجکل خُدا کے فضل سے تبلیغ کے لئے ہر قسم کی آسانیاں ہیں۔ ریل۔ تار۔ ڈاک۔ ہوائی جہاز غرض ہر طرح آجکل سہولتیں ہیں ؛

باوجود اسکے عجیب بات ہے۔ کہ آجکل کے حالات حضرت عیسےٰؑ کے وقت کے واقعات سے بہت ملتے جلتے ہیں۔ مثلاً آجکل مخالف کسی وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو کہتے ہیں۔ احمدی گورنمنٹ کے جاسوس ہیں۔ اور کبھی کہتے ہیں کہ انگریزوں کے دشمن ہیں اور باغی ہیں۔ یعنی گورنمنٹ اور مسلمانوں کو بہکانے کے لئے دوطرفہ بات کرتے ہیں۔ یہی حال حضرت عیسےٰؑ کے زمانے کا تھا ؛

آجکل کے حالات میں کہا جائیگا۔ کہ عیسائیوں کے دلوں میں یہودیوں کیلئے بغض اور کینہ ہے۔ یہ عیسائیوں کی بے رحمی ہے۔ مگر یہ انکی بے رحمی درحقیقت ناحق نہیں ہے۔ کیونکہ یہودیوں کے ہاتھوں انہوں نے جو پہلے دکھ اٹھائے ہیں وہ اس سے کئی گنہ بڑھکر تھے ؛

ایک زمانہ آئیگا انشاء اللہ کہ ساری دنیا میں احمدیت ہوگی۔ اور مخالفین کا حال اُن یہودیوں کا سا ہوگا۔ ہم توان کیلئے دُعا ہی کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ حق بات سمجھنے کی توفیق دے ؛

(خاکسارہ آمنہ خاتون (مولوی) قادیان)

جلسہ سالانہ کی دیگوں کی دوسری قسط

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جلسہ سالانہ کی دیگوں کی تحریک جماعت میں مقبول ہو رہی ہے اور کام ایزد تعالیٰ کی مہربانی سے عمدگی سے شروع ہوگیا ہے۔ اس سے قبل میں دو دیگوں کے وعدے اور نقدی کی ادائیگی شائع کر چکا ہوں اب دوسری قسط کا اندراج کیا جاتا ہے۔ اُمید ہے کہ احباب پوری سرگرمی سے اس تحریک میں حصہ لیں گے اور جلد سے جلد نظارت ضیافت کا مطالبہ پورا کر کے عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہونگے ؛

نمبر شمار	نام معطی	تعداد دیگ	کیفیت
۳	صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جناب ملک محمد شفیع صاحب نوشہرہ چھاؤنی	ایک دیگ دو دیگ	وعدہ نقد للعہ روپے بھیجدیئے
	میزان	۵ دیگ باقی ۹۵ کی ضرورت ہے	

(۲۷-۲-۳۵ ناظر ضیافت)

دمہ کے مجرب نسخے

۱- مدار کی کلی جو کھلی نہ ہو دو تولہ۔ پیپل ایک تولہ۔ لاہوری نمک ایک تولہ ترکیب :- تینوں چیزوں کو خوب باریک پیسکر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں خوراک ایک گولی روز کھائیں۔ (۲) ایلوا سہاگہ مرکی ہموزن کوٹ چھانکر چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ خوراک دو گولی صبح دو گولی شام کھائیں (۳) عاقر قرحا ایک ماشہ سیاہ مرچ۔ انار کی چھال ایک ایک ماشہ اجوائن بانسے کی پتیاں چھوٹی کٹائی کی جڑ ببول کی چھال سجی سفید لاہوری نمک سانبھر نمک ہر واحد ایک ماشہ۔ افیون دو ماشہ ترکیب :- سب دوائیوں کو کوٹ چھانکر ادرک کے عرق میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں خوراک ایک گولی منہ میں رکھکر رال انکی نگل جائیں۔ نوٹ :- یہ گولیاں دمہ و بلغمی کھانسی کو انشاء اللہ نہایت مفید ثابت ہونگی۔ (۴) تخم دھتورہ تخم کنگنی پان تینوں ہموزن۔ ترکیب :- تینوں دوائیوں کو آگ میں بریاں کرکے باریک پیس لیں۔ خوراک چار رتی ہر روز پان میں ڈالکر کھائیں۔ (۵) مدار کی کونپل پان میں رکھکر جاڑوں کے دنوں میں ایک کونپل تین دن روز کھائیں چوتھے روز ڈیڑھ کونپل پانچویں روز دو کونپل پان میں رکھکر کھائیں اسی طرح چالیس دن تک نصف کونپل روز زیادہ کرتے جائیں۔ (۶) مدار کی کلی جو کھلی نہ ہو جسقدر چاہیں لیکر ہر پھول میں ایک سیاہ مرچ رکھکر نئی مٹی کی ہانڈی میں رکھیں اور اسپر کھاری نمک بچھاکر ہانڈی کا منہ بند کرکے تنور میں رکھدیں بعد سرد ہو جانے کے نکال لیں۔ خوراک چار رتی ہر روز کھالیا کریں۔ (۷) دانہ الائچی ایک ماشہ۔ ماہل کنگنی ایک ماشہ دونوں کو لیکر ثابت نگل جائیں۔ (۸) ادرک کا عرق۔ پیاز کا عرق لہسن کا عرق گھی کوار کا عرق اور شہد سب ادویہ برابر لیکر چینی یا شیشہ کے برتن میں رکھکر زمین میں دفن کردیں بعد تین روز کے نکال لیں۔ خوراک ایک کوڑی کے برابر روز کھالیا کریں۔ (۹) تمباکو کا گل جمع کرکے جلائیں۔ جب سفید ہو جائے تو اُسکو پانی میں حل کرکے ایک رات دن رہنے دیں۔ اور ہر روز تین مرتبہ اسکو حرکت دیتے رہیں۔ پھر کپڑے میں چھانکر پانی اس کا ایک پتیلے میں جوش دیں۔ جب نمک ہو جائے۔ تو دو رتی روز پان میں ڈالکر کھالیا کریں۔ (۱۰) گندھک آملہ سار سات ماشے۔ مصری ساڑھے چار ماشے شہد حسب ضرورت۔ ترکیب :- گندھک مصری پیس کر شہد میں ملالیں۔ خوراک دو ماشہ پان میں لگا کر روز کھالیا کریں۔ نوٹ :- انشاء اللہ دمہ کے مرض میں یہ سب نسخے نہایت ہی مفید ثابت ہونگے بشرطیکہ موافق آجائیں ؛

(خاکسارہ لیاقت ... بیگم از قصبہ ... ضلع گوڑگانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی تاریخ کا ایک صفحہ

طارق کی فاتحانہ پیشقدمی

جرنیل طارق جب اسپین کو فتح کر چکا تو ایک مسلمان نے کھڑے ہو کر بہادر طارق سے کہا کہ جب تو نے وادی مکتہ کی مہم کو سر کر لیا، اور مشہور امیروں اور سرداروں کا قلع قمع کر ڈالا تو پھر ایسے عمدہ موقع پر ہرگز تجھ کو اپنے بیش بہا وقت کو بیکار گنوانا مناسب نہیں۔ تمام عیسائی جو تیرے مقابلہ سے بھاگ بھاگ کر دُور دُور مقامات میں پناہ گزین ہو رہے ہیں۔ تیری اور تیری فوج کی شجاعت اور بہادری کو اپنے ہم وطنوں سے بیان کر کے ان کے پژمردہ دلوں میں خوف کی جڑیں مضبوط کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں چاہیئے کہ بہت جلد ان کا تعاقب کرے اور قبل اس کے کہ وہ اپنی فوج فراہم کریں۔ ان کا قلع قمع کر ڈالے۔ اگر تو نے ایک دفعہ تمام شہروں کو فتح کر لیا تو پھر تجھ کو کسی کا خوف باقی نہ رہیگا ورنہ تجھ کو از سر نو پھر وہی مشکلات پیش آئیں گی جن پر تو غالب آچکا ہے۔

اس تقریر کا اثر یہ ہوا کہ تمام لوگوں نے امیر طارق سے درخواست کی کہ اپنا گھوڑا آگے بڑھائیں امیر طارق کا دلی منشاء بھی یہی تھا انہوں نے سرداروں کی رائے پسند کی۔ اس کے بعد امیر موصوف نے پہلے اپنی فوج کا معائنہ کیا اور پھر پُر جوش الفاظ میں عربی فوج کو ان کی سابقہ فتوحات یاد دلائیں۔ مگر اسکے ساتھ ہی فوج کو یہ بھی ہدایت کر دی کہ میدانِ جنگ میں قواعد اسلام کی پابندی پورے طور پر کرنا لازم ہے یعنی عربوں کو انہیں لوگوں کا مقابلہ کرنا چاہیئے جو ان کا مسلح مقابلہ کریں عورتوں، بچوں اور اُن لوگوں سے کوئی تعرض نہ کیا جائے جن کو اس سے کوئی علاقہ نہیں۔

پھر طارق نے اپنی فوج کے تین حصے کیئے پہلے حصے کی افسری مغیث الرومی کے سپرد کی، اور شہر قرطبہ فتح کرنے کا حکم دیا، دوسرے حصہ پر امیر زید کو مقرر کر کے شہر ملقون کی طرف روانہ کیا۔ تیسرے حصے کو اپنے جلو میں رکھا۔ طارق ان بہادر امیروں کو رخصت کر کے شہر جیان اور اسپین کے پایہ تخت طلیطلہ کو فتح کرتے ہوئے شمال کی جانب روانہ ہوئے۔ لیکن قبل اس کے کہ طارق پایۂ تخت کے قریب پہنچیں امیر زید حسب قرارداد شہر استیجہ کو فتح اور اندلس کی رہی سہی قوت کو پامال کرتا ہوا طارق کی خدمت میں حاضر ہو گیا، اُسی دورہ میں طارق کی ملاقات سے پہلے امیر زید نے شہر ملقون اور شہر البیرہ کو فتح کر لیا تھا۔ ان دونو شہر کے حاکموں نے عربوں کی شہرت سُنکر بغیر لڑائی کے عربوں کو شہر پناہ کے باہر دیکھ کر دروازے کھول دیئے اور خراج دینا منظور کر لیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورتوں کی ایک عجیب فوج

مغیث الرومی نے اندلس کے بہت سے شہر فتح کر لئے۔ صرف مرشیا کے کوہستانی درے کچھ عرصے تک تدمیر (عیسائی حاکم) کی بہادری سے محفوظ رہے۔ مگر بعدہٗ مسلمانوں نے اس کو کھلے میدان میں تیغ و سپر ہونے پر آمادہ کر کے لڑائی کی جس میں تمام عیسائی ایک ایک کر کے کام آئے بلکہ خود تدمیر اپنے ایک غلام کے ساتھ بمشکل تمام میدان سے جان بچا کر بھاگا، یہ شہر اوری میولا میں پناہ گزین ہوا۔ یہاں پہنچکر اس نے اسلامی افواج کے ساتھ جو اس کا تعاقب کئے چلی آ رہی تھیں ایک دلچسپ چال چلی مرشیا میں بجز عورتوں اور عمر رسیدہ مردوں کے کوئی جوان باقی نہ رہا تھا کیونکہ پچھلی لڑائی میں سب میدان کی نذر ہو چکے تھے۔ پس تدمیر نے یہ تدبیر کی کہ تمام عورتوں کو مردانہ لباس پہنا کر اور بجائے نیزہ کے لمبے لمبے ڈنڈوں اور دیگر ضروری اور ظاہری اسلحہ جنگ سے آراستہ کر کے ان کے سر کے بالوں کو پیچ دیکر ٹھوڑی پر اس طرح جما دیا کہ دور سے ڈاڑھی معلوم ہونے لگی۔ اس عجیب فوج سے اس نے فصیل شہر کو خوب مستحکم اور مضبوط کیا۔ جب مسلمان رات کی تاریکی میں چھپ کر حملہ کرنے کی غرض سے آگے بڑھے تو یہ حال دیکھ کر بہت چکرائے، اور دل شکستہ ہو گئے۔

اِدھر تدمیر نے جب اپنا فسون کارگر دیکھا تو اپنے غلام کو فوراً ایلچیوں کا لباس پہنا کر اور خود جھنڈا ہاتھ میں لیکر مصالحت کیلئے شہر سے نکلا۔ جب مسلمانوں کے لشکر میں پہنچا تو عربی جرنل نے اس کو مطلقاً نہیں پہچانا، بلکہ ایلچی سمجھ کر نہایت اعزاز و اکرام سے پیش آیا تدمیر نے عربی جرنیل سے کہا۔

مَیں حاکم شہر کی طرف سے آپکے پاس ایسی شرائط پر صلح کرنے آیا ہوں جو آپ کی عالی حوصلگی سے بعید نہ ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ فصیل شہر اور اس کے ناکے کسقدر محفوظ ہیں اور آپ کہاں تک محاصرہ کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے صلح اندیش حاکم کو یہ منظور نہیں ہے کہ اپنے سپاہیوں کو مفت اپنے دشمنوں کی تیغ کی نذر کرے۔ آپ وعدہ فرمائیں کہ اہل شہر کو مع اپنے مال و متاع نکل جانے کی اجازت ہے کل صبح شہر خالی کر کے آپکے سپرد کر دیا جائیگا۔ ورنہ ہم ہر طرح لڑنے کو تیار ہیں۔

مغیث رومی کو یہ بات بہت پسند آئی۔ چنانچہ فریقین صلح پر رضامند ہو گئے اور شرائط طے ہونیکے بعد جب عہد نامہ لکھا گیا تو تدمیر نے بھی اپنے دستخط کر دیئے اور عہد نامہ دیکر کہا کہ حاکم شہر مَیں ہی ہوں، اس کارروائی کے بعد تدمیر اپنے غلام کے ساتھ شہر میں واپس آ گیا۔

آپکے سپاہی کہاں ہیں

صبح دم شہر پناہ کھلا اور حسب قرار داد ایک انبوہ کثیر نکلنا شروع ہوا۔ سب سے پہلے تدمیر اور اس کا نوجوان غلام نکلا۔ یہ دونو اسلحہ جنگ سے آراستہ تھے۔ ان کے پیچھے ایک جم غفیر عمر رسیدہ مردوں، عورتوں اور بچوں کا نکلا، عربی جرنیل نے متحیر ہو کر تدمیر سے دریافت کیا "ہیں" اور وہ آپکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپاہی کہاں ہیں جو کل اسقدر مضبوطی سے شہر کی حفاظت کر رہے تھے۔ تدمیر نے جواب دیا کہ میری پاس تو ایک بھی سپاہی نہیں جو کچھ ہیں آپکے سامنے ہیں۔ ان ہی عورتوں کو ترکیب کے ساتھ مَیں نے فصیل شہر پر چڑھا دیا تھا جس کے سبب سے ہمارے اور آپکے درمیان صلح ہو گئی عربی جرنیل تدمیر کی اس دانشمندی اور اعلیٰ قابلیت کا اسقدر معترف ہُوا کہ اس نے تدمیر کو مرشیا کا گورنر مقرر کر دیا جو آج تک اس کے نام سے تھوڈیمبر لینڈ سے پکارا جاتا ہے ؛

متفرقات

انگلینڈ کے ماہرین علم طبعیات کا قول ہے۔ کہ آج کل لندن کی گلیوں کی کل لمبائی ۲۲۲۳ میل ہے اور رات کے وقت روشنی کرنیکی مختلف بتیاں ہیں جنکا ہر شب کا خرچ ایکہزار پونڈ ہے پھر بھی روشنی اچھی نہیں ہوتی۔ اسلئے اس نقص کو دور کرنیکے لئے یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ شہر سے پانچ سو فٹ کی بلندی پر برقی روشنی کے غبارے چاند کی شکل کے مناسب مقامات پر لگا کر شہر میں مصنوعی چاند کی سی روشنی پیدا کی جائے۔ اس سے خرچ بھی کم ہوگا اور روشنی بھی زیادہ اور بہتر ہو گی ؛

آج سے سات سال کا واقعہ ہے کہ ایک حادثہ میں گلاسگو کے ایک لڑکے جارج پٹرسن کی ایک آنکھ کی بینائی ضائع ہو گئی۔ ڈاکٹروں نے زور دیا کہ ضائع شدہ آنکھ نکالکر اسمیں نقلی آنکھ لگا دینی چاہیئے لیکن مذکورہ لڑکے کی ماں نے بچے کو اذیت دینے کی اجازت نہ دی اور اسکی وُہ آنکھ ویسی کی ویسی ہی رہی۔ ابھی حال ہی کا واقعہ ہے کہ جارج پٹرسن نے گھر میں کچھ شرارت کی ماں کو یہ طفلانہ شوخی پسند نہ آئی اور اسنے زور سے اُسے ایک چپت رسید کی لیکن پیٹر رونے کی بجائے ہنس پڑا اور کہنے لگا اماں جان! میری بینائی مجھے واپس مل گئی اور مَیں اپنی ناکارہ آنکھ ہی سے دیکھ سکتا ہوں۔ اب یہ لڑکا نو سال کا ہے ؛

امریکہ کا شمار دنیا کے امیر ترین ممالک میں ہوتا ہے اس ملک کی رہنے والی ایک مسز الشیلا راک فیلر دنیا کی متمول ترین عورت خیال کیجاتی ہے۔ موصوفہ کا خاوند اسکے لئے ۲ کروڑ پونڈ چھوڑ مرا ہے۔ مسٹر پرسی فیلر مرحوم ولیم راک فیلر کا ایک لڑکا تھا بعض مقدمات میں موصوف کا بہت سا روپیہ ضائع ہو گیا تھا ورنہ کوئی وقت تھا جبکہ پرسی راک فیلر کی دولت کا اندازہ ۱۰ کروڑ پونڈ لگایا جاتا تھا ؛

پٹنہ - ۱۹ فروری - اطلاع ملی ہے۔ کہ یہاں ایک بندر کی شادی ایک بندریا کے ساتھ بڑی دھوم دھام سے ہُوئی جس میں ہندوؤں کی عام رسمیں پوری کیگئیں ایک متمول بنئے نے بندر کو اپنی فرزندی میں قبول کر لیا اور بندر مذکور کے خُسر بننے کا شرف ایک زرگر نے حاصل کیا۔ برات شام کیوقت ایک شاندار جلوس کے ساتھ جس میں ہاتھی گھوڑے موٹر کار بھی شامل تھے شہر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاص خاص مقامات پر گشت کرتی ہوئی دلہن کے مکان پر پہنچی۔ باقاعدہ گونا ہونے کے بعد براتیوں کو ایک دعوۃ (جسمیں انواع واقسام کے کھانے تھے) دی گئی کھانے سے فارغ ہونیکے بعد محفل رقص وسرود گرم ہوئی ۔

(برلن) جرمنی میں نوجوانوں کو خانہ داری کیلئے ضروری سامان مہیا کرنیکی غرض سے حکومت قرضہ دے رہی ہے، تاکہ وہ شادی کرلیں۔ یہ تجربہ بہت کامیاب رہا۔ گذشتہ چھ ماہ میں اس تجربہ کے ماتحت تین لاکھ چونتیس ہزار شادیاں ہوئیں حکومت کی اس امداد کی غرض وغایت یہ ہے کہ ملک کی آبادی میں اضافہ ہو۔

لنڈن ۱۱ فروری ۔ آجکل تمام دنیا میں عجیب قسم کے بچے پیدا ہو رہے ہیں۔ ماسکو لینن گریڈ ریلوے کے ایک قلی کی ۱۲ سالہ بیوی کے ہاں ۴ بچے بیک وقت پیدا ہوئے ہیں انمیں سے تین لڑکیاں تھیں اور ایک لڑکا۔ ایبلڈر ٹیڈ و (کساس) کی ایک عورت کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کے تمام دانت مکمل طور پر نشوونما پائے ہوئے تھے۔ ڈیفو ہسپتال انٹاریو میں آجکل پانچ بچوں کی پرورش کیجا رہی ہے۔ جو بیک وقت پیدا ہوئے تھے۔ انکی صحت نہایت اچھی ہے۔ حالانکہ وہاں اتنی سردی پڑتی ہے۔ کہ بعض اوقات درجہ حرارت صفر سے بھی ۳۰ درجے نیچے ہو جاتا ہے۔ ان کے لئے ایک سو سے زیادہ کپڑے ہر روز دھوئے جاتے ہیں ۔

(لنڈن بذریعہ ڈاک) ہنگری کے دار السلطنت بوڈاپسٹ میں عورتوں میں برج کھیلنے کی عادت کیوجہ سے ۲ ماہ میں ۵۵ طلاقوں کی درخواستیں منظور

وصیتیں

۴۲۸۷ : مسماۃ سلطان بی بی بنت نتھو خان زوجہ مستری خیر الدین قوم ترکھان ساکن قادر آباد ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۱/۵/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر ۵۰ روپیہ زیور مبلغ یکصد روپیہ کل مالیت ۱۵۰ روپیہ ہوتی ہے حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ جسکی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم وصیت سے منہا کر دیجائیگی ۔ گواہ شد : مستری فضل الٰہی سکنہ قادر آباد بقلم خود ۔ العبد : سلطان بی بی زوجہ مستری خیر الدین قادر آباد نشان انگوٹھہ ۔ گواہ شد : مستری خیر الدین سکنہ قادر آباد بقلم خود ۔ گواہ شد : حمید الدین سکنہ قادر آباد بقلم خود

۴۲۸۹ : میں کہ مسماۃ غلام فاطمہ زوجہ قاضی محمد رشید صاحب قوم جٹ عمرہ ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن قادیان محلہ دار البرکات ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۲/۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اُسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسوقت میرے پاس سونا بصورت زیورات چھ تولہ قیمتی ۲۲۲/- روپیہ کا موجود ہے۔ علاوہ ازیں ۳۲/- روپیہ مہر میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا جزو یا اسکی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ فقط ۲۲ ۱/۳۵ ؛ گواہ شد:۔ محمد سلیم مبلغ سلسلہ احمدیہ قادیان۔ العبد:۔ غلام فاطمہ موصیہ نشان انگوٹھہ ؛ گواہ شد:۔ محمد رشید ولد مولوی عطاء نبی صاحب محلہ دار البرکات بقلم خود ؛

۴۲۹۱ ؛ مسماۃ عزیزہ بانو زوجہ سید حسن صاحب قوم قریشی عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سراوہ ڈاکخانہ و تحصیل ہاپڑ ضلع میرٹھ حال مقیم دھلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹ ۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اُسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجاویگی۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :۔

پہنچیاں طلائی ما صہ بالیاں طلائی ہ صہ

پچھ نقری للعہ روپیہ حق مہر ہے کل ۲۶۰/- روپیہ دو سو ساٹھ روپیہ ؛ العبد:۔ عزیزہ بانو بقلم خود ؛ گواہ شد:۔ سید حسن بقلم خود خاوند موصیہ ؛ گواہ شد:۔ غلام حسین احمدی

سیکرٹری وصایا دھلی ؛ گواہ شد:۔ فیاض علی احمدی والد موصیہ بقلم خود منجملہ ۳۱۳

۴۲۰۹ ؛ مسماۃ زبیدہ بیگم زوجہ چوہدری غلام محمد کھوکھر قوم راجپوت عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۱ ش/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اور میں اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو اُسکے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ مہر مبلغ ۳۰۰ روپیہ بذمہ خاوند۔ زیورات طلائی قیمتی ۹۰۰/- روپیہ کل ۱۲۰۰/- روپیہ ؛ العبد:۔ زبیدہ بیگم زوجہ چوہدری غلام محمد کھوکھر اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر سکولز چنیوٹ بقلم خود ؛ گواہ شد:۔ غلام محمد کھوکھر اے ڈی آئی آف سکولز چنیوٹ ؛ گواہ شد:۔ محمد اقبال سٹوڈنٹ پوسٹ میٹرک کلاس کمالیہ ؛

۴۲۹۳ ؛ مینکہ کلثوم بیگم زوجہ محمد شریف قوم شیخ عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لدھیانہ ملازم گرلز سکول دھلی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۳ ۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔ زیور قیمتی تقریباً ڈھائی سو روپیہ مہر ایکہزار روپیہ کُل ۱۲۵۰/- روپیہ میری اسوقت جائیداد ہے۔ لیکن

میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں - بلکہ ماہوار آمد پر ہے - جو اسوقت چالیس روپیہ ماہوار ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی - اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں - کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو - اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں - تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا - فقط ؛

گواہ شد: - غلام حسین سیکرٹری وصایا دہلی ؛ العبد: کلثوم بیگم بقلم خود

گواہ شد: - محمد شریف بقلم خود خاوند موصیہ ۱۳/۱/۳۵ ؛

۲۸۵۰ ہمسماۃ ممتاز بیگم زوجہ چوہدری نور محمد صاحب قوم راعی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن بگہ تحصیل نکودر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۹/۳/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

میری جائیداد اس وقت زیور قیمتی مبلغ - ۱۵۰/ روپیہ ہے - اور مہر مبلغ ۳۲/- روپیہ جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں - میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں - میری ماہوار آمد مبلغ ۳/- روپیہ ہے - اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں - تازیست کے ماہوار جمع کراتی رہوں گی - میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو - اسکے ۱/۸ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی ؛

العبد: - ممتاز بیگم بقلم خود ؛ گواہ شد: محمد علی نائب مدرس سٹروعہ ضلع ہوشیارپور - گواہ شد: - نور محمد بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سٹروعہ ضلع ہوشیارپور بقلم خود ۹/۳/۳۵ ؛

اعانت

محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت شیخ غلام احمد صاحب واعظ دو روپے آٹھ آنے کسی غریب عورت کے نام مصباح جاری کرنے کیلئے مرحمت فرمائے - جزاء اللہ احسن الجزاء

خواتین جماعت احمدیہ کو عید مبارک

حسن خوبصورتی اور چہرے کے امراض کی لاثانی دوا

فیسرین رجسٹرڈ

گذرا ہوا جمال دلاتی ہے فیسرین — بیشک عجب کمال دلاتی ہے فیسرین
امراض جڑھ سے اڑاتی ہے فیسرین — کیلوں کو چھائیوں کو مٹاتی ہے فیسرین
دھبہ رہے نہ داغ مہاسہ رہے نہ کیل — بگڑے ہوئے رخوں کو بناتی ہے فیسرین
اجزائے پاک زود اثر بوئے جانفزا — ان خوبیوں سے دل کو لبھاتی ہے فیسرین
جو نوجوان کیلوں سے تنگ آئے ہوا نہیں — خوشخبری علاج سناتی ہے فیسرین
آپ اسکو ایک بار ضرور آزمائیے — تاثیر ایک پل میں دکھاتی ہے فیسرین

قیمت: - فی شیشی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

ملنے کا پتہ: فیسرین فارمیسی مکتسر ضلع فیروزپور (پنجاب)

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شایع کیا۔